شب ِ براء ت ''کی شرعی حیثیت
غلام مصطفٰی ظہیر امن پوری
پندرہویں شعبان کی رات (المعروف شب ِ براء ت )کی فضیلت کے بارے میں کوئی حدیث ''صحیح'' ثابت نہیں ہے ۔
علامہ ابن العربی مالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : ولیس فی لیلۃ النّصف من شعبان حدیث یعوّل علیہ ، لا فی فضلھا ، ولا فی نسخ الآجال فیھا ، ، فلا تلتفتوا الیھا ۔
''پندرہویں شعبان کی رات کے بارے میں کوئی بھی قابل اعتماد حدیث موجود نہیں ہے ، نہ اس کی فضیلت کے بارے میں اورنہ اس میں عمریں لکھے جانے کے بارے میں ، لہٰذا (ثواب کی نیت سے )تم اس کی طرف التفات ہی نہ کرو ۔''(احکام القرآن لابن العربی : ٤/١٦٩٠)
حافظ ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں : لا یصحّ منھا شیء ۔ ''پندرہویں رات کی فضیلت کے بارے میں وارد ہونے والی احادیث میں سے کوئی بھی ثابت نہیں ۔''(المنار المنیف : ٩٨۔٩٩)
جناب محمد یوسف بنوری دیوبندی لکھتے ہیں: ولم أقف علی حدیث مسند مرفوع صحیح فی فضلھا ۔ ''پندرہویں شعبان کی رات کی فضیلت کے بارے میں مجھے کوئی متصل سند والی ، مرفوع اور صحیح حدیث نہیں ملی ۔''(معارف السنن : ٥/٤١٩)
جناب تقی عثمانی دیوبندی حیاتی لکھتے ہیں : ''شب ِ براء ت کی فضیلت میں بہت سی روایات مروی ہیں ، جن میں سے بیشتر علامہ سیوطی نے الدّر المنثور میں جمع کر دی ہیں ، یہ تمام روایات سنداً ضعیف ہیں ۔''(درسِ ترمذی از تقی : ٢/ ٥٧٩۔٥٨٠)
تنبیہ : محدث البانی رحمہ اللہ نے پندرہویں شعبان کی رات کی فضیلت والی ایک روایت کو مختلف طرق کی بنا پر ''صحیح'' قرار دیا ہے ۔(السلسلۃ الصحیحۃ : ١١٤٤)
آئیے اب ہم انتہائی اختصار اور جامعیت کے ساتھ ان سب کے بارے میں تحقیق پیش کرتے ہیں :
1 حدیث ِ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ :
سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
یطّلع اللّٰہ الیٰ خلقہ لیل النّصف من شعبان ، فیغفر لجمیع خلقہ الّا

مشرک أو مشاحن ۔

''اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات کو اپنی مخلوق کی طرف خصوصی توجہ فرماتے ہیں ، مشرک اور اپنے مسلمان بھائی سے بغض و عداوت اور دشمنی و کینہ رکھنے والے کے علاوہ اپنی تمام مخلوق کی بخشش فرما دیتے ہیں ۔''

(کتاب السّنّۃ لابن ابی عاصم : ۵۱۲، المعجم الکبیر للطبرانی : ۲۰/۱۰۸، صحیح ابن حبان (الاحسان : ۵۶۳۶) ، المعجم الاوسط للطبرانی : ۷/۲۹۷، ح : ۶۷۷۲، شعب الایمان للبیہقی : ۲/۳۸۲، ح : ۳۸۳۳)

تبصرہ : اس روایت کی سند ''ضعیف'' ہے ، حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

مکحول لم یلق مالک بن یخامر ۔ ''مکحول نے مالک بن یخامر سے ملاقات نہیں کی ۔''

(السلسلۃ الصحیحۃ : ۱۱۴۴)

لہٰذا یہ سند ''منقطع'' ہوئی اور ''منقطع'' حدیث ''ضعیف'' ہوتی ہے ، امام الائمہ ابن خزیمہ رحمہ اللہ ایک ''منقطع'' روایت کے بارے میں لکھتے ہیں: ولیس ھذا الخبر من شرطنا ، لأنّہ غیر متّصل ، لسنا نحتجّ فی ھذا الجنس من العلم بالمراسیل المنقطعات ۔

''یہ حدیث ہماری شرط پر صحیح نہیں ، کیونکہ اس کی سند متصل نہیں ، ہم (محدثین )اس طرح کی مرسل و منقطع روایات سے حجت نہیں پکڑتے ۔''(کتاب التوحید لابن خزیمہ : ۱/۲۴۵۔۲۴۶)

تنبیہ : مکحول تابعی رحمہ اللہ کا قول ہے : انّ اللّٰہ یطّلع علی أھل الأرض فی النّصف من شعبان ، فیغفر لھم الّا لرجلین ، الّا کافر أو مشاحن ۔

''اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان کی رات کو اہل زمین پر خصوصی توجہ فرماتے ہیں ، دوشخصوں ، کافراور اپنے بھائی سے بغض و عداوت رکھنے والے کے علاوہ سب کی مغفرت فرما دیتے ہیں ۔''

(شعب الایمان للبیہقی : ۳/۳۸۱، ح : ۳۸۳۰، وسندہ حسنٌ)

عین ممکن ہے کہ مکحول تابعی رحمہ اللہ کے اس قول کو ''ضعیف'' اور کمزور راویوں نے ''مرفوع'' حدیث بنا دیا ہو۔

تنبیہ : امام طبرانی کی المعجم الاوسط (۱/۱۳۰، ح : ۲۰۵)میں مکحول راوی خالد بن معدان عن کثیر بن مرہ کے واسطے سے

بیان کرتا ہے ، یہ سند بھی "ضعیف" ہے ، اس میں سلیمان بن احمد الواسطی راوی جمہور کے نزدیک "ضعیف" ہے ، نیز اس میں امام طبرانی کے استاذ احمد بن حسین بن مدرک کی توثیق بھی مطلوب ہے ۔

2 حدیثِ ابی ثعلبہ رضی اللہ عنہ : سیدنا ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اذا کان لیلۃ النّصف من شعبان یطّلع اللّٰہ على خلقہ ، فیغفر للمؤمنین ، ویترک أهل الضّغائن ، وأهل الحقد بحقدهم ۔
"جب پندرہویں شعبان کی رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کی طرف خصوصی توجہ فرماتے ہیں اور مومنوں کو معاف فرمادیتے ہیں ، جبکہ مسلمان بھائی سے دشمنی ، حسد و کینہ ، بغض و عداوت رکھنے والوں کو معاف نہیں فرماتے ہیں ۔"(کتاب السّنّۃ لابن ابی عاصم : ٥١١، المعجم الکبیر للطبرانی : ٢٢/٢٢٤،

تبصرہ : اس کی سند "ضعیف" ہے ، اس کا راوی احوص بن حکیم "ضعیف الحفظ " ہے ۔(التقریب : ٢٩٠)

b حافظ ہیثمی فرماتے ہیں : وضعّفہ الجمہور ۔ (مجمع الزوائد : ٣/٤٢)

نیز مہاصربن حبیب کی ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ، کتاب العرش (٨٧)کی سند میں مکحول کا واسطہ ہے ، لیکن وہ سند بشر بن عمارہ "ضعیف" کی وجہ سے "ضعیف" ہے ۔

المعجم الکبیر للطبرانی (٢٢/٢٢٣، ح : ٥٩)میں بشر بن عمارہ کی متابعت عبدالرحمن بن محمد المحاربی نے کی ہے ، لیکن اس کو امام عقیلی رحمہ اللہ (الضعفاء : ٢/٣٤٨)اورِ امام عجلی رحمہ اللہ (تہذیب التہذیب : ٦/٢٤٤)وغیرہ نے "مدلس" قرار دیا ہے ، نیز اس سند میںایک علت یہ ہے کہ اس کے راوی محمد بن آدم المصیصی کے حالات معلوم نہیں ہو سکے ، لہٰذا یہ متابعت مفید نہیں ہے ۔

3 حدیثِ عبداللّٰہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ :
سیدنا عبداللہ بن عمروبن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
یطّلع اللّٰہ عزّ وجلّ خلقہ لیلۃ النّصف من شعبان ، فیغفر لعبادہ الّا اثنین مشاحن وقاتل نفس۔

''اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات کو اپنی مخلوق کی طرف خصوصی نگاہ فرماتے ہیں ،مسلمان بھائی سے عداوت رکھنے والے اور قاتل کے علاوہ اپنے تمام بندوں کو معاف فرما دیتے ہیں ۔''(مسند الامام احمد : ۲/۱۷٦)

تبصرہ : یہ سند''ضعیف'' ہے ، اس میں ابنِ لہیعہ ''ضعیف'' اور ''مختلط'' راوی موجود ہے اور اس بات پر کوئی دلیل نہیں کہ موسیٰ بن حسن نے یہ حدیث ابنِ لہیعہ سے اختلاط سے پہلے سنی ہے ۔

اسی لیے حافظ منذری رحمہ اللہ فرماتے ہیں : رواہ أحمد باسناد لیّن ۔

''اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ نے ضعیف سند سے روایت کیا ہے ۔''(الترغیب والترھیب : ۳/٤٦۰)

b امام البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رشدین بن سعد نے ابنِ لہیعہ کی متابعت کی ہے ۔

(حدیث ابن حیویہ : ۳/۱۰/۱، السلسلۃ الصحیحۃ)

رشدین بن سعد ''ضعیف'' ہے (تقریب التہذیب : ۱۹٤۳)حافظ ہیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :

ضعّفہ الجمہور ۔ ''اسے جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے ۔''(مجمع الزوائد : ۱/۱٦۰، ٥/٦٦)

لہٰذا یہ متابعت بے فائدہ ہے ، اس سے ضعف ختم نہیں ہو سکتا

4 حدیث ِ ابی موسیٰ رضی اللہ عنہ : سیدناابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : انّ اللّٰہ لیطّلع فی لیلۃ النّصف من شعبان ، فیغفر لجمیع خلقہ الّا لمشرک أو مشاحن ۔ ''اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات کو خصوصی توجہ فرماتے ہیں اور اپنی تمام مخلوق کو ماسوائے مشرک اور کینہ پرور کے معاف کر دیتے ہیں ۔''(سنن ابن ماجہ : ۱۳۹۰، السند الثانی ، السّنّۃ لابن ابی عاصم : ٥۱۰)

تبصرہ : اس کی سند ''ضعیف'' ہے ، کیونکہ : 1 اس میں ابنِ لہیعہ راوی ''ضعیف و مدلس و مختلط'' ہے ۔ 2 زبیر بن سلیم ''مجہول '' ہے ۔(تقریب التہذیب : ۱۹۹٦)

3 عبدالرحمن بن عرزب بھی ''مجہول'' ہے ۔(التقریب : ۳۹٥۰)

b ابنِ ماجہ کی پہلی سند بھی ''ضعیف'' ہے ، کیونکہ :

1 اس میںمذکور راوی ابنِ لہیعہ موجود ہے ۔2 اس میں ولید بن مسلم موجود ہے ،جو کہ ''تدلیس التسویہ '' کا مرتکب ہے ۔

3 ضحاک بن ایمن ''مجہول '' ہے ۔(التقریب : ٢٩٦٥)

5 حدیث ِ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ : سیدناابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اذا کان لیلۃ النّصف من شعبان ، یغفر اللّٰہ لعبادہ الّا لمشرک أو مشاحن ۔

''جب شعبان کی پندرہویں رات ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ مشرک اور بغض وعداوت رکھنے والے کے علاوہ اپنے تمام بندوں کی بخشش فرماتا ہے ۔''(کشف الاستار عن زوائد البزار : ٢/٤٣٦، ح : ٢٠٤٦، العلل المتناہیۃ : ٢/٧٠)

تبصرہ : اس کی سند ''ضعیف'' ہے ، کیونکہ اس کا راوی ہشام بن عبدالرحمن ''مجہول'' ہے ۔

حافظ ہیثمی فرماتے ہیں : ولم أعرفہ ۔ ''میں اس کو نہیں جان سکا ۔''(مجمع الزوائد : ٨/٦٥)

راوی کی جہالت موجب ِ ضعف ہوتی ہے ، کیونکہ اس کے بارے میں کچھ علم نہیں ہوتا ، جبکہ روایت کی قبولیت کے لیے اس کے راویوں کا عادل ہونا ضروری ہے ۔

b امام دارقطنی رحمہ اللہ ایک راویہ کے بارے میں لکھتے ہیں : زینب ھذہ مجہولۃ ، لا تقیم بھا حجّۃ ۔

''یہ زینب مجہولہ ہے ، اس کی روایت سے حجت قائم نہیں ہو سکتی ۔''(سنن الدارقطنی : ١/١٤١، ح : ٤٩٨)

b امام طبری رحمہ اللہ بھی یہی کہتے ہیں ۔(فتح الباری لابن حجر : ١٠/١٩٥)

b امام ابن المنذر رحمہ اللہ لکھتے ہیں : والمجہول لا یجوز الاحتجاج بحدیثہ ، اذ ھو فی معنی المنقطع الّذی لا تقوم بہ الحجّۃ ۔ ''مجہول راوی کی حدیث سے حجت پکڑنا جائز نہیں ، یہ منقطع ہوتی ہے ، جس سے حجت قائم نہیں ہو سکتی ۔''(الاوسط لابن المنذر : ٢/٢٢٣)

6 حدیث ِ ابی بکر رضی اللہ عنہ : سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ینزل اللّٰہ تبارک وتعالیٰ فی لیلۃ النّصف من شعبان الی السّماء الدّنیا ، فیغفر لکلّ نفس الّا انسان فی قلبہ شحناء أومشرک باللّٰہ عزوجلّ ۔ ''شعبان کی پندرہویں رات اللہ تبارک وتعالیٰ آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں ، ہر جان کی بخشش فرماتے ہیں ، سوائے اس انسان کے جس کے دل میں بغض و

عداوت ہو یا اللہ عزّ وجلّ کے ساتھ شریک ٹھہراتا ہو۔''(السّنّۃ لابن ابی عاصم : ۵۰۹، کتاب التوحید لابن خزیمۃ : ح : ۲۰۰، کشف الاستار : ۲/٤۳۵، شعب الایمان للبیہقی : ۳۸۲۷، اخبار اصفہان لابی نعیم : ۲/۲)

تبصرہ : اس کی سند ''ضعیف'' ہے ، کیونکہ :

1 اس کا راوی عبدالملک بن عبدالملک جمہور کے نزدیک مجروح ہے ، امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ ''متروک'' ہے ۔(سوالات البرقانی : ۳۰٤)،امام بخاری رحمہ اللہ اس کے بارے میں فیہ نظر فرماتے ہیں۔(التاریخ الکبیر : ۵/٤۲٤)

امام ابنِ حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں : منکر الحدیث جدّاً ۔ ''یہ سخت ترین منکر الحدیث ہے ۔''

(کتاب المجروحین لابن حبان : ۲/۱۳٦)

2 مصعب بن ابی ذئب کے بارے میں امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''متروک'' ہے ۔

(سوالات البرقانی : ۵۰۸)

7 حدیث ِ عوف بن مالک رضی اللہ عنہ :

اس حدیث کو ابنِ لہیعہ نے عبدالرّحمن بن زیاد بن أنعم عن عبادۃ بن نسیّ عن کثیر بن مرۃ عن عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کی سند سے بیان کیاہے ۔

(کشف الاستار : ۲/٤۳٦، المجلس السابع لابی محمد الجوہری : الصحیحۃ : ۳/۱۳۷)

تبصرہ : اس کی سند ''ضعیف'' ہے ، اس کی سند میں عبدالرحمن بن زیاد بن انعم الافریقی راوی جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے ، یہ ''مدلس'' بھی ہے ۔

b حافظ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں : عبدالرّحمن بن زیاد الأفریقی ، وھو ضعیف بالاّتفاق ۔

''عبدالرحمن بن زیاد الافریقی بالاتفاق ضعیف راوی ہے ۔''(خلاصۃ الاحکام للنووی : ۱/٤٤۹)

b اس کو امام ابنِ حبان رحمہ اللہ نے المجروحین (۲/۵۰)میں ذکر کیاہے اور امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے ''مدلس'' قرار دیا ہے ۔

8 حدیث ِ عائشہ رضی اللہ عنہا : سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ان اللّٰہ عزّ وجلّ ینزل لیلۃ النّصف من شعبان الی السّماء الدّنیا ،
فیغفر لأکثر من عدد شعر غنم کلب ۔ ''اللہ تعالیٰ پندرہویں شعبان
کی رات کو آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور کلب قبیلے کی
بکریوں کے بالوں سے زیادہ انسانوں کی مغفرت فرما دیتے
ہیں ۔''(سنن الترمذی : ۱/۱۰٦، ح : ۷۳۹، سنن ابن ماجہ : ۱۳۸۹،
مسند الامام احمد : ٦/۲۳۸، شعب الایمان للبیہقی : ۳۸۲٤، مسند
عبد بن حمید : ۱۵۰۷، العلل المتناہیۃ : ۲/٦٦)

تبصرہ : اس کی سند ''ضعیف'' ہے ، کیونکہ :

1 امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : ''میں نے امام بخاری
رحمہ اللہ سے سنا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے ، اسے یحییٰ بن
ابی کثیر نے عروہ سے اور حجاج بن ارطاۃ نے یحییٰ بن ابی کثیر
سے نہیں سنا ۔''(جامع ترمذی : ۷۳۹)

2 حجاج بن ارطاۃ جمہور کے نزدیک ''ضعیف '' اور ''مدلس''
ہے ، حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں :
''حجاج بن ارطاۃ جمہور کے نزدیک حجت نہیں ہے ''(میزان
الاعتدال : ٤/۲۹٦)

حافظ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں : الحجّاج بن أرطاۃ ، اتّفقوا
علی أنّہ مدلّس وضعّفہ الجمہور ، فلم یحتجّوا بہ ۔ ''حجاج بن
ارطاۃ راوی بالاتفاق مدلس ہے ، اسے جمہور نے ضعیف قرار دیا
ہے ، انہوں نے اس سے حجت نہیں پکڑی ۔''(تہذیب الاسماء
واللغات للنووی : ۱/۱۵۲)

حافظ عراقی رحمہ اللہ کہتے ہیں : ضعّفہ الجمہور ۔ (طرح
التثریب لابن العراقی : ۳/٤۲)

حافظ ابنِ حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں : فانّ الأکثر علی
تضعیفہ ، والاتّفاق علی أنّہ مدلّس ۔
''اکثر محدثین اسے ضعیف کہتے ہیں ، اس کے مدلس ہونے پر تو
اجماع و اتفاق ہے ۔''(التلخیص الحبیر : ۲/۲۲٦)

3 اس حدیث کے تین شواہد ہیں : b (العلل المتناہیۃ لابن
الجوزی : ۲/٦۷، ٦۸، ح : ۹۱۷)
یہ سلیمان بن ابی کریمہ کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے ، کیونکہ یہ
''ضعیف '' راوی ہے اور منکر روایات بیان کرتا تھا ۔

bb (العلل المتناہیۃ لابن الجوزی : ۲/٦۸۔٦۹، ح : ۹۱۸)
اس کی سند بھی ''ضعیف'' ہے ،سعید بن عبدالکریم الواسطی کی
توثیق مطلوب ہے ۔

bbb (العلل المتناهیة لابن الجوزی : ۲/٦۹، ح : ۹۱۹)

اس کی سند میں عطاء بن عجلان ''کذاب و متروک' ' موجود ہے ، لہٰذا ''ضعیف'' ہے۔

یہ وہ آٹھ روایات ہیں جن کی بنا پر امام البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''صحیح '' کہا ہے ، ان کا ضعف واضح ہے ، لٰـذا ان کی بنا پر اس حدیث کو ''صحیح '' کہنا صحیح نہیں ، بلکہ خطا ہے ،کیونکہ ضعیف طرق کی بنا پر حدیث ''صحیح'' نہیں ہوجاتی ۔

الحاصل : یہ حدیث اپنی جمیع سندوں کے ساتھ ''ضعیف'' ہے ، علماء کی تصریحات بھی گزر چکی ہیں۔

ضعیف حدیث سے حجت پکڑنا صحیح نہیں ہے ، جیسا کہ امام الائمہ ابنِ خزیمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

لا نحتجّ بالمراسیل ولا بالأخبار الواهیة ۔ ''ہم مرسل روایات سے حجت نہیں پکڑتے ، نہ ہی ضعیف حدیثوں سے دلیل لیتے ہیں ۔''(کتاب التوحید لابن خزیمہ : ۱/۱۳۷)

امام ترمذی رحمہ اللہ ایک ضعیف حدیث کے بارے میں لکھتے ہیں : لا تقوم بمثلہ الحجّۃ ۔

''اس طرح کی ضعیف روایات سے حجت قائم نہیں ہوتی ۔''(جامع ترمذی ، تحت حدیث : ۹۳۱)

bbbbbbb

عظیم خوشخبری

دورۂ نحو ۲٦شعبان -۲٦رمضان ان شاء اللّٰہ

مدرسین : فضیلۃ الشیخ مولانا محمد یوسف قصوری d، فضیلۃ الشیخ مولانا اقبال بن رمضان قصوری d